بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۳ وفا ۱۳۴۶ ہش ۔ ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۵۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیورک میں تشریف آوری

حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد

مختلف ملکوں کے مسلمانوں کی طرف سے جذبات محبت و عقیدت کا اظہار

مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ تار زیورک (سوئٹزرلینڈ) سے اطلاع دی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰ جولائی پیر کے روز صبح گیارہ بجے کے قریب بخیریت زیورک تشریف لائے ۔ ہوائی اڈے پر سوئٹزرلینڈ کے معزز اور سربرآوردہ مسلمانوں نے حضور کا استقبال کیا ۔ اسی روز شام کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں معززین کثرت سے شامل ہوئے اور اس موقعہ پر مختلف ملکوں کے مسلمانوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے جذبات محبت و عقیدت پیش کئے ۔

دوست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنے مقاصد میں کامیابی اور صحت و سلامتی کے ساتھ مراجعت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں ۔

(قائمقام وکیل اعلیٰ ربوہ)

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۱۲ جولائی ۔ مجلس تلقین عمل میں جو ہر روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے ۔ آج مورخہ ۱۲ جولائی کو مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ "مخفی صدقات کے فوائد" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں

روزانہ نماز مغرب کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ سے متعلق موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاع بھی احباب کو سنائی جاتی ہے ۔

۔۰ کراچی (بذریعہ ڈاک) مکرم میاں عبد السلام صاحب نوٹری آف ربوہ کراچی سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بچی عزیزہ امۃ المجید کا دل کا اپریشن ۴ جولائی کو ہوا ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے فضل و رحم سے عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

۔۰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۷ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ابن مکرم منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ کا نکاح عزیزہ منصورہ رضوانہ صاحبہ بنت مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب معاون ناظر بیت المال قادیان کے ساتھ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔ آمین اللھم آمین ۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء

ارتداد کی سزا

(۴)

آپ نے دیکھ لیا کہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ارتداد کی سزا میں جس آیہ کریمہ سے زبردستی قتل مرتد کی سزا نکالنے کی کوشش کی ہے۔ اسی آیہ کریمہ کو ایک دوسری جگہ ایسی سزا سے بالکل مبرا سمجھ کر تفسیر فرمائی ہے۔ آپ نے یہ تکلف محض اس لئے فرمایا ہے کہ

"بعض لوگ حدیث اور فقہ کی باتیں سنکر یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ قرآن میں یہ سزا کہاں لکھی ہے؟ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اگرچہ ہم نے اس بحث کی ابتدا میں قرآن کا حکم بھی بیان کر دیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض یہ حکم قرآن میں نہ بھی ہوتا تو حدیث کی کثیر التعداد روایات خلفائے راشدین کے فیصلوں کی نظیریں اور فقہا کی متفقہ رائیں اس حکم کو ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی تھیں۔ ثبوت حکم کے لئے ان چیزوں کو ناکافی سمجھ کر جو لوگ اس کا حوالہ قرآن سے مانگتے ہیں۔ ان سے ہمارا سوال یہ ہے کہ تمہاری رائے میں کیا اسلام کا پورا قانون تعزیرات وہی ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو گویا تم کہتے ہو کہ قرآن میں جن افعال کو جرم قرار دے کر سزا تجویز کر دی گئی ہے۔ ان کے ماسوا کوئی فعل اسلامی حکومت میں جرم مستلزم سزا نہ ہوگا۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۲۹، ۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب خود سمجھتے ہیں کہ انہوں نے زبردستی قرآن کریم کی آیات کو ایسے معنی پیدا کرنے کے لئے ناجائز طور پر استعمال کیا ہے اور یہ انہوں نے صرف ان لوگوں کی تسلی کے لئے کیا ہے جو قتل مرتد کا ثبوت قرآن کریم سے مانگتے ہیں خود مودودی صاحب کا یہ بیان ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن کریم میں قتل مرتد کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اس میں سے یہ مسئلہ نکالنے کی کوشش کی ہے محض تکلفاً ایسا کیا ہے تاکہ عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکی جا سکے۔ اور وہ خواہ سمجھیں یا نہ سمجھیں یقین کر لیں کہ مودودی صاحب نے یونہی تو اپنے رسالہ کے تین چار صفحات سیاہ نہیں کر دیئے کچھ نہ کچھ بات ہوگی ہی نا۔ الغرض جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے۔ یہ لوگ اسی طرح تیر تکے پر گزارا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان عالم و فاضل حضرات کو چاہیئے تھا۔ کہ قرآن کریم کی جن آیات میں ارتداد کا صریحاً ذکر آیا ہے ان کو لیتے اور صحیح رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن انہوں نے دیدہ دانستہ ایسا اس لئے نہیں کیا کہ ان آیات میں قتل مرتد کے مسئلہ کی صریح تردید موجود ہے۔ اگر وہ ان آیات کو صرف بیان ہی کر دیتے تو ان کا تمام تانا بانا ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ لہذا مودودی صاحب کا یہ سوفسطائی استدلال کہ اگر قرآن کریم میں یہ سزا نہیں تو کیا تمام تعزیری اصول قرآن کریم میں برآمد ہوتے ہیں۔ اس لئے بھی صریحاً غلط ہے کہ قرآن کریم میں ارتداد کی سزا موجود ہے اور جس چیز کا قرآن کریم نے فیصلہ کر دیا ہو اس کو دوسری ظنی شہادتوں سے غلط ثابت کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ارتداد کی سزا صریحاً یہ بیان کی ہے کہ

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (بقرہ آیت ۲۱۸)

یعنی مرتدین کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت جاتے ہیں وہ دوزخ کا مال ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ حبوط اعمال کی سزا انہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ملتی ہے ان کے اعمال دنیا میں اکارت جاتے ہیں۔ یعنی انہیں دنیا میں بھی کوئی مطلب نہیں ملتا اور نہ آخرت میں ملتا ہے۔

حدیث النبیؐ

سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

ترجمہ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے چاشت کے وقت لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبل اس کے کہ بیٹھیں دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔

(بخاری باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر)

"جو لوگ زبردستی کسی آیہ کریمہ سے قتل مرتد کا مسئلہ برآمد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا اپنا مذہب انہیں اکسا رہا ہے کہ قرآن کریم کو چھوڑو۔ یہاں تم کو کچھ حاصل نہیں اور روایات کا دامن تھامو۔ بقول علامہ اقبال مرحوم

یہ امت روایات میں کھو گئی

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں نے جب قرآن کریم کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ تو وہ روایات کے ساتھ کیا اچھا سلوک کر سکتے ہیں۔ جو کچھ رطب و یابس ان کے ہاتھ آتا ہے۔ اس کو توڑ مروڑ کر اور تحفہ کر کے مداریوں کی طرح پکار اٹھتے ہیں۔ حضرات یہ لیجئے صحیح و سالم بچہ احادیث کے ظنیات سے دستیاب ہو گیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے لاکار کر فرماتے ہیں۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

اور اس بات کو بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں کہ یہ روایت ایک کذاب راوی کی تراشیدہ ہے۔ پھر حقیقت کو چھپانے کے لئے پوری روایت بھی پیش نہیں کرتے۔ بس یہ چند چھپتے ہوئے الفاظ پیش کر کے آگے دوڑ پڑتے ہیں۔ تاکہ کوئی پوچھ نہ بیٹھے کہ اس کا راوی کون ہے۔ اب غور کیجئے۔ یہ ایک لمبی روایت کا ٹکڑا ہے۔ جس کو مشہور و مسلمہ کذاب عکرمہ نے جو حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام تھا بیان کیا ہے۔ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رض سے بیان کیا کہ حضرت علی نے بعض زندقہ کو آگ میں جلا دیا ہے اس پر حضرت عباس رض نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ایسا نہ کرتا کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔ اس روایت کے غلط ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔ اوّل تو حضرت ابن عباس رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صرف دس سال کے تھے۔ پھر وہ حضرت علی رض سے کس طرح زیادہ علم رکھ سکتے تھے۔ جن کے متعلق یہ حدیث بھی ہے کہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ دراصل عکرمہ خوارج کے خیالات رکھتا تھا۔ اس نے دیدہ دانستہ حضرت علی پر یہ الزام لگایا کہ نعوذ باللہ انہوں نے انسانوں کو آگ سے سزا دیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ناجائز ہے۔ چنانچہ حضرت حسن نے عکرمہ کے اس جھوٹے الزام پر اس کو اپنے دروازہ سے باندھ رکھا۔ اس کی ایسی کرتوتوں کی وجہ سے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا گیا تھا۔ اس شخص نے حضرت ابن عباس رض پر بھی یہ الزام لگایا کہ وہ نعوذ باللہ خوارج کے خیالات رکھتے تھے۔

یہ ہے اس روایت کا مختصر حال جس کو یہ لوگ سب سے پہلے بڑے طنطنہ سے پیش کرتے ہیں۔ اور ایک ٹکڑا بیان کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔ (باقی)

دو پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا تذکرہ

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رضؓ کا ذکرِ خیر

(مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رضؓ)

میرے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضؓ کی وفات کو تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن طبیعت میں ابھی تک اتنا سکون نہیں آیا کہ میں ان کی زندگی کے حالات لکھ سکوں سردست میں ان کی دو اہم خصوصیات کا ذکر کرتا ہوں جن کا تعلق دو پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے ہے ان خصوصیات کے بیان میں ان کی زندگی کے اہم واقعات کا ذکر بھی انشاء اللہ آجائے گا جو کہ امید ہے کہ احبابِ جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں گے۔

(۱) نزولِ مسیح کی پیشگوئی میں جو حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی یہ آتا ہے کہ حضرت مسیح دمشق میں سفید منارہ کے مشرقی جانب دو فرشتوں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے نازل ہوں گے اس حدیث کا متعلقہ حصہ یہ ہے:-

"بَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیْحَ
ابْنَ مَرْیَمَ فَیَنْزِلُ
عِنْدَ الْمَنَارَۃِ الْبَیْضَاءِ
شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ
مَھْرُوْدَتَیْنِ وَاضِعًا
کَفَّیْہِ عَلٰی اَجْنِحَۃِ مَلَکَیْنِ۔
(مشکوٰۃ)

یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے پہلے سفرِ یورپ (۱۹۲۴ء) میں جبکہ آپ یورپ جاتے ہوئے دمشق بھی ٹھہرے پوری ہوئی۔ اس کی تفصیل درجِ ذیل کی جاتی ہے۔

سفرِ یورپ پر تشریف لے جانے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے جن دوستوں کو سفر کے استخارہ کے لئے کہا۔ اُن میں حضرت والد صاحب رضؓ بھی شامل تھے۔ حضرت والد صاحب رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دو تین دن استخارہ کیا تو مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ مولوی فضل دین صاحب وکیل سفر کا سامان باندھ رہے ہیں اور والد صاحب رضؓ بھی اُن کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حضرت والد صاحب رضؓ نے یہ رؤیا حضور کو لکھ دی اور ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی لکھ دی کہ حضور سفرِ یورپ پر جائیں گے اور یہ سفر مبارک ہوگا۔

حضرت والد صاحب رضؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ساتھ یہ سفر کرنے کا فخر حاصل ہوا۔ بمبئی سے جس جہاز پر حضور رضؓ نے سفر کیا وہ اٹلی کا جہاز تھا اس میں حضور رضؓ کے سات ساتھی (DECK) پر سفر کر رہے تھے اور پانچ ساتھی سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ والد صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اکثر وقت حضور رضؓ کے حکم کے تحت حضور کے فرسٹ کلاس کے کمرہ میں رہنا پڑتا تھا اور میرا بہت سا وقت حضور کے کمرہ میں ہی گزرتا تھا۔ حضرت صاحب رضؓ اور والد صاحب رضؓ باجماعت اس کمرہ میں نمازیں ادا کرتے تھے اور کھانا جو حضور کے لئے آتا تھا وہ دونوں مل کر کھالیا کرتے تھے۔ بعض وقت اس کھانا میں سے دوسرے ساتھیوں کو بھی بھجوا دیتے تھے۔

بمبئی سے عدن تک سمندر میں سخت طوفان رہا اور جہاز میں جو ساتھی تھے اُن پر (SEA SICKNESS) کا اثر ہوا حضرت صاحب رضؓ بھی (SEA SICKNESS) میں مبتلا رہے۔ جب یہ طوفان کم ہوگیا تو ایک دن حضور کے کمرہ کے سامنے حضور کے بارہ ساتھی نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد بیٹھے تھے تو اُس وقت جہاز کا ڈاکٹر میگلی (MAGLY) جو والد صاحب رضؓ کا جہاز میں دوست بن گیا تھا اُس طرف آیا اسنے حضور رضؓ کی مجلس کو دیکھا اور والد صاحب رضؓ کو اشارہ سے بُلا کر بے اختیار یہ کہا کہ

GESUS CHIRIST
AND TWELVE
DICIPLES.

ترجمہ:- یسوع مسیح اور اُس کے بارہ حواری۔

گویا ایک عیسائی کے مُنہ سے یہ فقرہ اللہ تعالےٰ نے نکلوایا۔ ان بارہ خوش نصیب ساتھیوں میں حضرت والد صاحب رضؓ مرحوم بھی شامل تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ مع اپنے خدام کے چار اگست ۱۹۲۴ء کی رات ساڑھے آٹھ بجے دمشق پہنچے اُن دنوں ہوٹلوں میں جگہ نہیں ملتی تھی کیونکہ حجاج حج کے بعد دمشق اور بیت المقدس کی بھی زیارت کرتے تھے۔ بہت کوشش کی گئی کہ کہ ایک ہی ہوٹل میں تمام ساتھیوں کے لئے اکٹھی جگہ مل جائے مگر نہ ملی۔

بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے لئے بہت کوشش کے بعد سنٹرل ہوٹل میں ایک کمرہ ملا اور دو ساتھیوں کے لئے بھی جن میں حضرت خانصاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر رضؓ اور حضرت والد صاحب رضؓ شامل تھے۔ سنٹرل ہوٹل میں ہی دوسرا کمرہ مل گیا۔ حضور رضؓ کے باقی ساتھیوں کے لئے کسی دوسرے ہوٹل میں ٹھہرنے کا انتظام ہوا۔ ۵۔ اگست کو حضور رضؓ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ سنٹرل ہوٹل میں منتقل ہوگئے۔

یہ وہی ہوٹل تھا جو کہ منارۃ البیضاء کے عین مشرق میں تھا اس ہوٹل اور منارہ کے درمیان ایک سڑک تھی۔ اللہ تعالےٰ کی مشیّت کے ماتحت حضرت صاحب رضؓ سنٹرل ہوٹل میں ٹھہرے۔ نبیٔ کریم کی حدیث کا پورا ہونا تھا اس لئے مشیّتِ خداوندی کے تحت حضور رضؓ کے ساتھ صرف دو ساتھی سنٹرل ہوٹل میں ٹھہرے۔ اگلے دن یعنی ۶۔ اگست ۲۴ء کی صبح کو حضور رضؓ ہوٹل میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد حضور رضؓ نے دیکھا کہ بالکل سامنے سفید منارہ ہے اور حضور اُس کے مشرقی جانب ہیں۔ پیچھے جو دیکھا تو دو ہی مقتدی تھے ایک اُن میں سے حضرت خان صاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر رضؓ تھے اور دوسرے حضرت والد صاحب رضؓ اُس وقت حضور کے مُنہ سے نکلا نبی کریم صلعم کی یہ حدیث آج پوری ہوگئی کہ مسیح منارۃ البیضاء کے مشرق میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نزول کرے گا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی چونکہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر تھے اس لئے اللہ تعالےٰ کی اس سنّت کے ماتحت کہ بعض پیشگوئیاں انبیاء کے متعلق ان کے خلفاء کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ذریعے پوری ہوئی اور دو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ حضرت والد صاحب رضؓ قرار پائے۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

حضور رضؓ نے قادیان واپس آکر اپنی ایک تقریر میں جو ۴۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں فرمائی منارۃ البیضاء کا ذکر خود کیا اور فرمایا کہ منارۃ البیضاء کا بھی عجیب واقعہ ہوا۔ صبح کو میں نے ہوٹل میں نماز پڑھائی اس وقت میں اور خان صاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب میرے ساتھ تھے یعنی میرے پیچھے دو ہی مقتدی تھے۔ جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ سامنے منارہ ہے۔ میں نے کہا یہی وہ سفید منارہ ہے اور ہم اُس کے مشرق میں ہیں۔ یہی وہاں سفید منارہ تھا اور کوئی نہ تھا۔ مسجد اموریہ والے منار نیلے رنگ کے تھے جب میں نے اس سفید منارہ کو دیکھا اور پیچھے دو ہی مقتدی تھے تو میں نے کہا کہ حدیث پوری ہوئی۔

(تاریخ احمدیت حصہ پنجم ص۴۱۳)

(باقی)

"ان پیشگوئیوں کو خوب کان کھول کر سننا چاہیئے دوسرے وقت جب یہ پوری ہوتی ہیں تو ایمان کی تقویت کا باعث ہوکر اسکو عرفان بنا دیتی ہیں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصّہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزّت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالےٰ خود متکفّل ہوگا اور آسمانی نُور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

(حضرت المصلح الموعود رضؓ)

اسلامی نظامِ اخلاق کے اہم اجزاء

(از مکرم حیدر علی صاحب ظفر جامعہ احمدیہ ربوہ)

سچائی

سچائی کے معنے عام طور پر سچ بولنے کے سمجھے جاتے ہیں اس بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ میں بڑی وسعت ہے۔ انسان کے ہر قول وعمل کی درستی کا نام صدق اور سچائی ہے (یعنی دل اور زبان کی باہمی مطابقت) یہ ایک بنیادی اور اہم فضیلت ہے۔ مذہب وفلسفہ ہر دو نے اس کی اہمیت کو یکساں تسلیم کیا ہے کیونکہ یہ بہت سے فضائل کا سرچشمہ اور کریمانہ اخلاق کا منشاء ومولد ہے۔ سچائی یہی ہے کہ انسان حق کہے اور ہمیشہ حق سے وابستہ رہے۔ اور حق کے علاوہ کسی دوسری بات کا ارادہ نہ کرے سچائی کے بغیر تعاون واشتراک اور جماعتی زندگی میں ہم آہنگی محال ہے۔ انسانی صداقت کے اعتماد ہی پر ہمارے تمام علوم وفنون اور تحقیق وتفتیش کا دارومدار ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا کی تمام ترقی وتہذیب نقش برآب اور یہ تمام سلسلہ درہم برہم سب علوم اور اجتہادات نابود ہو جاتے۔ اگر صداقت ایک مسلمہ حقیقت نہ ہوتی تو کسی مؤرخ، مسافر، فلسفی، ہیئت دان اور طبیب کے اقوال پر بھروسہ نہ رہتا۔

خدا تعالیٰ نے بار بار مومنوں کو سچ بولنے کی طرف توجہ دلائی ہے چنانچہ فرمایا:۔

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا
مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔"

(سورہ توبہ آیت ۱۱۹)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے۔ فرمایا:۔

"اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ
اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ
یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ ۔"

(بخاری ومسلم)

صدق سے اس جگہ مراد کسی واقعہ یا خیال کا ہو بہو بیان کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد قول، ارادہ، نیت، عزم اور عمل میں سچائی ہے۔

عدل

کسی شے کے ٹھیک اپنے محل اور اپنی حدود کے اندر ہونے کا نام عدل ہے اور اصطلاح میں عدل سے مراد ہے برابری کا معاملہ کرنا جیسا کہ کوئی اس سے معاملہ کرے ویسا ہی یہ اس سے کرے۔ عدل انسان کو اس کی اخلاقی زندگی میں اعتدال اور توسط بخشتا ہے اور ہر معاملہ میں افراط وتفریط کے درمیان صحیح راہ پر قائم رکھتا ہے۔

عدل کی دو قسمیں ہیں عدل شخصی اور عدل جماعتی۔ عدل شخصی سے یہ مراد ہے کہ صاحبِ حق کا اپنے حق کو لے لینا۔ اور دوسرے کا حق پورا پورا ادا کر دینا۔ دوسروں کے حق کو ادا کرنے کا نام بھی عدل وانصاف ہے۔ بعض نے عدل ذاتی اور عدل بالمقابل کے نام سے دو قسمیں بیان کی ہیں۔ عدل ذاتی سے مراد اپنے ذاتی حقوق کی پاسداری کرنا تاکہ اس کے نتیجہ میں وہ دوسروں کے ساتھ نیک معاملہ میں عدل کر سکے۔ اپنی بدنی قوتوں سے صحیح طور پر کام نہ لینا اور اپنے بدن اور جسم کو کسی ہلاکت آمیز عمل میں ڈالنا عدل سے انحراف ہے۔ عدل بالمقابل وہ ہے جو معاملات میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

عدل وانصاف ایک ایسی خوبی ہے جس پر قوموں اور ملتوں کی زندگی قائم ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عدل وانصاف کو قائم نہ رکھنے والی اقوام کے متعلق فرمایا ہے:۔

"اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ
قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا
اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ
تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ
فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا
عَلَیْہِ الْحَدَّ ۔"

(بخاری ومسلم)

صبر

اس کے لغوی معنے روکنے کے ہیں یعنی اپنے نفس کو اضطراب اور گھبراہٹ سے روکنا اور اس کو اپنی جگہ پر ثابت قدم رکھنا۔ صبر کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ مصیبتوں اور مشقتوں میں مضطرب اور بے قرار نہ ہونا بلکہ ان کو خدا تعالےٰ کا حکم اور مصلحت سمجھ کر خوشی خوشی برداشت کرنا اور اپنے دل میں یہ یقین کامل رکھنا کہ جب وقت آئے گا تو اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل سے ان کو مبدل بہ رحمت بنا دے گا۔ درگزر کرنا، ثابت قدم رہنا اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر بھی فرائضِ منصبی کو ادا کرنا بھی صبر میں شامل ہے۔

صبر ایک ایسا خلق ہے جس کے بغیر معصیت کا ترک اور طاعت ونیکی پر مداومت ہرگز ممکن نہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"مرغوب طبع اعمال سے انسان
صرف صبر کی بدولت باز رہ سکتا
ہے۔"

(احیاء العلوم صـ۶۷)

صبر بے شمار فضائل کا مجموعہ ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا:۔

"فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ
اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ۔"

(سورۂ احقاف ع ۴)

عفت، ضبطِ نفس، شجاعت، حلم، وسعتِ صدر، کتمانِ سِر، زہد اور قناعت صبر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خلق کی مختلف قسمیں ہیں۔ صبر انسان کو قوتِ برداشت، غصہ پر قابو، ایذاء دہی سے پرہیز عطا کرتا ہے جلد بازی وزود رنجی سے محفوظ رکھتا ہے اور بُردباری، سنجیدگی اور نرمی کا خوگر بناتا ہے۔

صبر ایک ایسا خلق ہے جس کا انسان ہر حال میں محتاج ہے۔ دوسروں کا دکھ اور ایذاء سہنا بھی فضیلت وعمدگی کی دلیل ہے لیکن سب سے بڑھ کر فضیلت یہ ہے کہ انسان مصائب ونوائب میں صبر وشکیب سے کام لے اور جزع فزع کو قلب ودماغ کی طرف راہ نہ پانے دے۔

صبر کی اس ضرورت واہمیت اور مجموعۂ فضائل ہونے کے پیشِ نظر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا:۔

"فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ
اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ۔"

(سورۂ احقاف ع ۴)

مومنوں کو بھی صبر کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ان انعامات اور برکات کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو ایک صابر کے حصہ میں آتی ہیں۔ فرمایا:۔

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ
رَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ
لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔" (سورہ آل عمران ع ۲۰)

اور دکھ اور تکلیف میں صبر کرنے والوں کے متعلق فرمایا:۔

"اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ
مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَ
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۔" (سورہ بقرہ ع ۱۹)

عفت

عیش ولذت کی جانب رجحان میں اعتدال اور عقل وخرد کے اثرات کی اثر پذیری عفت کہلاتی ہے۔ اصطلاحاً پاکدامنی کو کہتے ہیں۔ جو مرد اور عورت اپنے جنسی تعلقات کو رضائے الٰہی کے تابع رکھتے ہیں محصن یا محصنہ اس مرد یا اس عورت کو کہا جائے گا جو حرام کاری سے مجتنب رہے۔ قرآن مجید میں پاک دامن رہنے کے لئے پانچ اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے انسان عفت کا مقام حاصل کر سکتا ہے اول اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا دوم کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا سوم نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدی کے پہنچنے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا۔ آیت کریمہ

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا
مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا
فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی
لَھُمْ ۔" (سورۂ نور آیت ۳۶)

اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

عفت سے صحت کی حفاظت اور عقل کو طمانیت نصیب ہوتی ہے۔ جس انسان کو یہ خلق نصیب ہوتا ہے وہ اپنے نفس کا آقا رہتا ہے نفس کا غلام نہیں بنتا۔ جس آدمی میں یہ صفت مفقود ہوتی ہے اس پر اس کی بہیمی خواہشات حکمرانی کرتی ہیں جس کی وجہ اسکی روحانی اور مادی مسرتیں روبہ انحطاط اور پژمردگی کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں۔

عفت کی اقسام یوں تو بے شمار ہیں تاہم اخلاقِ کریمانہ کے حصول میں جن کو نمایاں اہمیت حاصل ہے ان میں عصمت، غضب کی حالت میں ضبط نفس، انقباض اور رنج والم کے وقت ضبط نفس، خواہشات جسمانی خصوصاً شراب اور عورتوں کی طرف غیر شرعی میلان کے مقابلہ میں ضبطِ نفس قابلِ ذکر ہیں۔

الغرض عفت ایک ایسی صفت ہے جو رزائل سے بچاتی اور قول وعمل میں یکسانیت پیدا کرتی اور صفت حیاء کا عادی بناتی ہے اور فحش، بخل، کذب، غیبت اور چغل خوری سے روکتی ہے۔ عفت سے سخاوت، حیاء وصبر، عفو ودرگزر، قناعت، تقویٰ وورع، خوش خلقی، حسنِ سلوک خردمندی وغیرہ اخلاق نشوونما پاتے ہیں۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

وقف عارضی کے واقفین کے چند تاثرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی پنپ رہی ہے۔ واقفین جب خلوص دل سے اپنا عرصۂ وقف گزارتے ہیں تو انہیں ایک اعلیٰ روحانی کیفیت حاصل ہوتی ہے۔ اس تجربہ کا اکثر دوست اپنی رپورٹوں میں ذکر کرتے ہیں۔ دوسرے احباب کو توجہ دلانے کے لئے ہم ان رپورٹوں میں سے بعض اقتباس شائع کرتے رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تازہ ترین رپورٹوں میں سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

(۱)

محترم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب آف نواب شاہ جنہیں شریف آباد بھجوایا گیا تھا لکھتے ہیں:۔

"پیارے آقا! خاکسار اوقات میں تلاوت کلام پاک نوافل اور ذکر و اذکار میں وقت گذرتا ہے دل چاہتا ہے کہ دو ہفتہ کا ایک ایک منٹ ضائع نہ جائے ساری ساری عمر تو فانی جسم کی خدمت میں گذار دی اب یہ چند دن صرف خدا ہی کی خاطر گذر جائیں اور حتی الامکان اسی خاطر گذار رہا ہوں اور پیارے آقا آپ کو دعائیں دے رہا ہوں۔ حضور ہی نے یہ سنہری موقع مہیا فرمایا۔ یہ پیاری تحریک یہ عجیب تحریک آپ ہی نے شروع فرمائی یہ پیارا موقع آپ ہی نے مہیا فرمایا۔ پیارے آقا اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔ خدا آپ کو باصحت کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آپ کی اس تحریک وقف عارضی نے تو کایا ہی پلٹ دی۔ روحانی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ کہ اس تحریک نے روحانی دنیا کا نظارہ دکھا دیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ سب حضور ہی کے طفیل حاصل ہوا ہے۔ آپ خدا کے سچے اور برحق خلیفہ ہیں۔ اور آپ کی فرمانبرداری آپ کی اطاعت ہی دینی دنیاوی روحانی ترقیات کی ضامن ہے۔"

(۲)

مکرم محمد شریف صاحب موضع کھر با تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں:

"تحریک وقف عارضی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بابرکت تحریک ہے مستقبل قریب میں اللہ تعالیٰ اس کے شاندار نتائج ظاہر فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ باہمی میل ملاپ کا ایک شاندار ذریعہ ہے اس میں ہمارے بہت سی مشکلات کا حل ہے۔"

(۳)

عزیز مرزا عمر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے ایام وقف کی رپورٹ میں لکھا:۔

"سیدی! یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کے ذریعہ سے وقف عارضی کی نہایت بابرکت تحریک فرمائی ہے۔ اس میں حصہ لینے سے نہ صرف دوسری جماعتوں کی تربیت کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ واقف کی خود اپنی تربیت اور اصلاح کے سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ میرے خیال میں صرف یہ ہے کہ جب کوئی واقف دوسرے کو نیکی کے کاموں کی تلقین کرتا ہے۔ تو وہ اپنے گریبان میں جھانکتا اور اس میں اپنی خامیاں اور کمزوریاں دیکھتا ہے۔ تو نفسیاتی طور پر اس پر یہ اثر پڑتا ہے کہ وہ پہلے اپنی خامیاں دور کرے اور اس طرح سے ساتھ ساتھ اس کی اپنی تربیت اور اصلاح بھی ہوتی رہتی ہے۔ خود خاکسار کو پچھلے سات روز میں بہت روحانی فائدہ ہوا اور استغفار کا بھی بہت موقعہ ملا ہماری جماعت کے ہر فرد کو حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونا چاہئے۔"

(۴)

مکرم محمد اسلم صاحب اختر وقف ۹۱۶ لکھتے ہیں:۔

"خاکسار کے ساتھ ایک نو احمدی دوست جو پہلے عیسائی تھے کے متعلق تحریر ہے جذبہ کے ماتحت انہوں نے وقف عارضی میں حصہ لیا ہے۔ ان کی مالی حالت کمزور ہونے کے باوجود بڑھ چڑھ کر جماعت کے چندوں میں حصہ لیتا ہے۔ وہ قرآن مجید متواتر پڑھ رہے ہیں۔ اور پندرہ دنوں میں ۷ سیپارے انہوں نے ختم کر لئے ہیں اور ان کی خواہش ہے۔ کہ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے قرآن سکھلائے۔"

(۵)

مکرم چوہدری محمد نواز صاحب مینجنگ ڈائریکٹر پرنس ٹرانسپورٹ اپنے مقام وقف سے لکھتے ہیں:۔

"بڑے بڑے افسروں سے بھی ملاقات ہوتی ہے۔ اور انکو اپنے نظام سے متعارف کیا۔ ان پر اس وقف عارضی کا بہت اچھا اثر ہوا ہے اور وہ نظام کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ ایک دوست جن کے ایک عزیز احمدی تھے جو فوت ہو گئے ہیں اور وہ اکیلے ہی اپنے خاندان میں احمدی تھے وہ بھی ہمارے ہاں آتے اور وقف عارضی کے نظام سے متاثر ہوئے"

احباب کا فرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو وقف عارضی میں پیش کریں دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک کا وقت للہ عطا کریں اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مقررہ جماعت میں جا کر تربیت اور تعلیم قرآن مجید کا فریضہ ادا فرمائیں۔ اس وقف میں اپنے خرچ کے علاوہ کھانے کا اہتمام بھی واقفین خود کرتے ہیں۔

مطبوعہ فارم طلب فرما کر پُر فرمائیں۔

سائنس بلاک جامعہ نصرت کیلئے چندہ کی تحریک

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں سائنس بلاک کی تعمیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے میں نے اپنی بہنوں سے چندہ کی اپیل کی تھی۔ لجنہ اماء اللہ نے اپنے ذمہ نصف رقم یعنی ۷۵ ہزار جمع کرنے لئے ہیں۔ ابھی تک بہنوں نے اس تحریک کو پوری طرح خوش آمدید نہیں کہا۔ ۹ جولائی تک اس سلسلہ میں کل وعدہ جات کی مقدار چار ہزار دو صد اکتالیس روپے اور کل وصولی دو ہزار تین سو باون ہے

اگر چندہ کی رفتار یہی رہی تو اس سال سائنس کلاسز کا اجراء مشکل ہو جائے گا یوں تو جب بھی رقم پوری ہو جائے سائنس بلاک کی تعمیر کی جا سکتی ہے۔ لیکن سائنس کی تعلیم کی اشد ضرورت اور ربوہ سے باہر کے ماحول سے اپنی بچیوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ جامعہ نصرت ربوہ میں سائنس کلاسز کھول دی جائیں۔ پس میں اپنی بہنوں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ جلد از جلد اس تحریک کو کامیاب بنائیں اور جلد سے جلد اپنا چندہ بھجوائیں۔ گذشتہ اعلان کے بعد مزید وعدہ جات مندرجہ ذیل وصول ہوئے ہیں

لجنہ اماء اللہ گجرات	۱۳۷
لجنہ سیالکوٹ	۳۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب	۱۰۰۰
بیگم صاحبہ محمد محسن صاحب لائلپور	۷۰
لجنہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ	۵۰
لجنہ کریم نگر فارم	۸۱
رفیقہ سلطانہ کراچی	۱۰۰

(خاکسار مریم صدیقہ)

شکریہ احباب

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میری بیٹی ہاجرہ بیگم مرحومہ کی وفات پر بزرگوں اور دوستوں اور بہی خواہوں کی طرف سے بکثرت تعزیتی خطوط اور تار اور مراسلات موصول ہوئے جن میں سے بہت سوں کا میں نے بذریعہ انفرادی خطوط شکریہ جواب بھی دیا لیکن کچھ اضمحلالِ طبع اور کچھ عمر کے تقاضے اور نگاہ کی کمزوری کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے کہ جواب کے لئے مجھے گجراتی زبان میں خط لکھکر پھر اس کا اردو میں ترجمہ کروانا ہوتا ہے۔ میں بہت سے احباب اور مستورات کو ابھی تک جواب نہیں دے سکی۔

میں ممنون ہوں گی اگر میری اس دشواری اور مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب میرے اس خط کے ذریعہ سے میری معذرت کو قبول فرما دیں۔ میں ان سب کی ہمدردی اور دعاؤں اور خیر خواہی کی بہت ممنون ہوں"

سکینہ بیگم حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحریک جدید میں شمولیت اللہ تعالیٰ کی رضا

اور خوشنودی کا ذریعہ ہے

تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"یاد رکھو ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اغراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے بہر حال ہو کر رہنا ہے

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا "

جماعت کے چھوٹے بڑے مرد و زن اپنا محاسبہ کریں کہ وہ تحریک جدید میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے رہے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رکنیت فارم خدام احمدیہ پر دستخط

بہت سی مجالس کی طرف سے ایسے رکنیت فارم مرکز میں موصول ہو رہے ہیں جن پر نہ تو فارم پُر کرنے والے خادم کے دستخط یا نشان انگوٹھا موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی قائد مجلس کے دستخط ہوتے ہیں۔ نتیجۃً مرکز کو فارم مجالس کو تکمیل کے لئے واپس بھجوانے پڑتے ہیں۔ مجالس سے التماس ہے کہ رکنیت فارم مرکز میں بھجوانے سے قبل اچھی طرح سے چیک کر لیا کریں کہ فارم ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ چھوٹا گروپ

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۷ء کو ناصرات الاحمدیہ چھوٹے گروپ کا جو امتحان کتاب "ہمارا آقا" سے لیا گیا تھا۔ اس میں ۵۱۵ ناصرات نے شرکت کی۔ جن میں سے ۱۶۴ کامیاب اور ۳۵۱ ناکام رہیں۔ اوّل، دوم، سوم آنیوالیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ باقی نتیجہ ہر جگہ کی ناصرات کو ان کی لجنہ کی معرفت علیحدہ بھجوا دیا جائیگا۔

امتہ السمیع ششم اے	۴۸/۵۰	اوّل
رشیدہ بیگم بنت غلام حسین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ	۴۸/۵۰	اوّل
مجیدہ بیگم ناصر آباد اسٹیٹ	۴۷/۵۰	دوم
امتہ الکافی لاہور	۴۶½/۵۰	
سلیمہ بیگم ناصر آباد اسٹیٹ	۴۶/۵۰	سوم

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا۔ (۱) میری والدہ صاحبہ کا ۱۲ جولائی ۶۷ء کو لیاقت میڈیکل ہسپتال جام شورو میں ناک کا اپریشن ہوگا۔

(شوکت حسین شاد ہیڈ کلرک مٹھراؤ ڈویژن میرپور خاص)

۲۔ میرا لڑکا منیر احمد ایک عرصہ سے بیمار ہے بہت جگہ سے علاج کرایا ہے ابھی تک کوئی آرام نہیں آیا اور اسی طرح میری آنکھیں بھی خراب ہو گئی ہیں۔ عمر دین بستی بادو ضلع لاڑکانہ۔

احباب ان ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

نوٹس

مالکان پلاٹس و مکانات ربوہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ترقیاتی ٹیکس کی وصولی برائے ۶۸-۱۹۶۷ء شروع ہے ۳۱ جولائی تک ادائیگی کرنے والوں کو ۱۰ فی صد کی رعایت دی جائے گی احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرماویں۔

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کہ اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۱۲۔ محترمہ نعیمہ شاہین صاحبہ بیگم مرزا نعیم احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور : چوڑی طلائی ایک عدد

۲۱۳۔ محترمہ آمنہ پیر دین صاحبہ بیگم نذیر احمد صاحب رانچہ : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۱۴۔ محترمہ حمیدہ بیگم ناظر حسین صاحب : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۱۵۔ محترمہ والدہ صاحبہ : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۱۶۔ محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر کیپٹن بدر الزمان صاحب مظفر آباد کشمیر : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۱۷۔ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد افضل صاحب : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۱۸۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی خضر محمد صاحب احرنگ : گھڑی کا جوڑی ایک عدد

۲۱۹۔ محترمہ طاہرہ طلعت صاحبہ دھرم پورہ لاہور : بالیاں طلائی ایک جوڑی

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقف جدید سال دہم کے وعدوں کے متعلق ضروری اعلان

آسمان پر نصرت حق کے لئے ایک جوش ہے

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

بعض جماعتوں کی طرف سے وقف جدید سال دہم کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے۔ وقف جدید کے بجٹ میں امسال کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ امراء کرام صدر صاحبان اور نمائندگان مجلس مشاورت وقف جدید کے متعلق حضور کے ارشادات بار بار احباب جماعت کو سنائیں۔ اور جلد از جلد وعدہ جات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرماویں۔ نیز وصولی چندہ کا بھی تسلی بخش انتظام فرماویں اور کم از کم یکصد روپے سالانہ ادا کرنے کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو شامل کرنے کی کوشش فرماویں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال)

اعلان نکاح

مکرم ابوسعید احمد ظہور الحسین صاحب ایم۔ اے ابن مولوی ابوالحسین صاحب ساکن ضلع میمن سنگھ مشرقی پاکستان کا نکاح مسماۃ عطیہ صاحبہ ایم ایس سی بنت مولوی احمد علی صاحب ساکن ناروا ضلع کومِلا مشرقی پاکستان کے ہمراہ بعوض مہر مبلغ چار ہزار روپیہ مورخہ ۲۴ کو مسجد احمدیہ ڈھاکہ میں خاکسار نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح کے جانبین کے لئے موجب خیر و برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ E-P)

پیشکش

خوشخبری

راولپنڈی کے احباب

کو

اب بازار جانے کی ضرورت نہیں کیوں

اسلئے کہ

آپ کی سہولت کے لئے مسجد نور احمدیہ کے قریب ہی کپڑے کی دوکان کھولی گئی ہے۔ ہر قسم کا کپڑا بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

آزمائش شرط ہے

مبشر کلاتھ ہاؤس نزد مسجد احمدیہ ظفر الحق روڈ راولپنڈی

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۴۳:- منظر حسین ولد سردار بخش قوم ڈھوڈی پیشہ مزدوری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن چک نمبر ۴۶ کوٹ موحدین ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۴/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مجھے محنت مزدوری کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اندازاً اٹھتیس روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرح اول -/۹ روپے)

العبد: نشان انگوٹھا منظر حسین ولد سردار بخش چک ۴۶ کوٹ موحدین۔ ضلع گجرات۔

گواہ شد:- ملک محمد شفیع سیکرٹری مال قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ لکانسوانہ

گواہ شد:- محمد صادق بٹ۔ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۴:- میں حفیظ الرحمٰن انور ولد عبد الرحمٰن صاحب انور قوم ریحان۔ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۴/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ والد صاحب کی آمد پر ہے۔ جو اس وقت پانچ روپے ماہوار ہے۔ بطور جیب خرچ مجھے والد صاحب سے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد: حفیظ الرحمٰن انور معرفت مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور۔ ربوہ

گواہ شد:- مرزا فرید احمد ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ

گواہ شد: لطف الرحمٰن شاکر۔ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

مسل نمبر ۱۸۸۴۵:- میں نسیم اکبر علی بنت میاں اکبر علی صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن وزیرآباد۔ ڈاک خانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ البتہ میرے پاس ۲½ تولے سونے کے زیورات ہیں۔ جن کی اندازاً قیمت -/۲۵۰ روپے ہے اس مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز مجھے مبلغ دس روپے والد صاحب محترم سے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ میں ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میری وصیت آج مورخہ ۶۶/۱۲/۸ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نسیم بنت اکبر علی 111 اے وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد

گواہ شد:- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۶:- میں مبارک محمود ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور۔ ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جنوری ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ تجارت تقریباً ایک صد روپیہ ماہوار ہے۔ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے جس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے یا کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور ہر دو صورتوں میں یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائیگی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(شرح اول ۵½ روپے)

العبد:- شیخ مبارک محمود پانی پتی ابن شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی رام گلی ۳ مکان ۱۶ لاہور

گواہ شد:- ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:- ملک منور احمد جاوید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ۔ لاہور

مسل نمبر ۱۸۸۴۷:- میں منظور احمد سعید ولد عبد الواحد صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ب ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ (شرح اول ایک روپیہ)

العبد: منظور احمد سعید کارکن دفتر وقف جدید۔

گواہ شد:- صوفی عبد الغفور وصیت ۱۲۳۸۵ کارکن دفتر وقف جدید۔ ربوہ

گواہ شد:- عبد الحلیم خان کارکن دفتر وقف جدید۔

درخواستِ دعا

برادرم ڈاکٹر احمد صاحب چیمہ

ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ عزیز پور ڈگری کو اس ہفتہ سر اور منہ پر چوٹ آنے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کروانا پڑا۔ اب ہسپتال سے انہیں گھر لے آئے ہیں لیکن ابھی تکلیف ہے احباب سے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز۔ مومن)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ! کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

حضورؓ فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوسروں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔ ....

پھر بعض دفعہ لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں۔ اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں۔"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضورؓ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

گیمبیا کے گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی ایف ایم سنگھاٹے کی مسجد فضل لندن میں تشریف آوری

گورنر جنرل موصوف کے اعزاز میں امام صاحب مسجد لندن کی طرف سے عشائیہ کا اہتمام

لندن ۔ گیمبیا کے گورنر جنرل اور جماعت احمدیہ گیمبیا کے نہایت مخلص رکن ہز ایکسی لنسی ایف ایم سنگھاٹے جنہیں اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارت کے مطابق گیمبیا کے سربراہ مملکت کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کا غیر معمولی شرف حاصل ہے ۔ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے ہمراہ مسجد فضل لندن میں تشریف لائے اور آپ نے وہاں نماز جمعہ ادا کی ۔ خطبہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ نے پڑھا ۔ گورنر جنرل موصوف ان دنوں انگلستان کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے ۔ نماز جمعہ کے بعد آپ نے احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انگلستان میں اپنے بھائیوں سے ملنے کا موقع عطا فرمایا ہے ۔

مورخہ یکم جولائی بروز ہفتہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے گورنر جنرل موصوف کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا ۔ اس موقع پر مکرم امام صاحب نے استقبالیہ ایڈریس میں گورنر جنرل موصوف کو جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی خدمت میں انگلستان کے احمدی احباب کی طرف سے گیمبیا کے احمدی بھائیوں کو محبت بھرا سلام پہنچانے کی درخواست کی ۔ ہز ایکسی لنسی ایف ایم سنگھاٹے صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کے غیر معمولی شرف سے نوازا ہے ۔ نیز فرمایا کہ آپ بخوشی انگلستان کے احمدی بھائیوں کا محبت بھرا سلام جماعت احمدیہ گیمبیا کے افراد تک پہنچائیں گے ۔ آپ نے اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور انسانیت کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ اس موقع پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی " اخوت اسلامی " کے موضوع پر مختصر لیکن جامع تقریر فرمائی ۔

آخر میں مکرم امام صاحب نے دنیا میں غلبۂ اسلام اور گورنر جنرل موصوف کی بخیریت واپسی اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے اجتماعی دعا کرائی ۔

درخواستِ دعا

کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی بہو اہلیہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر کافی دنوں سے پیٹ میں تکلیف کے باعث علیل ہیں ۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ اور عمر دراز عطا کرے آمین ۔

(امۃ الغنی ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۲ جولائی ۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی محبوب بہن اور تحریک آزادی کی نامور رہنما محترمہ فاطمہ جناح کو ۱۰ جولائی کو اپنے عظیم بھائی کے مزار سے ۱۲۰ فٹ مشرق کی جانب سپرد خاک کر دیا گیا ۔ جنازہ کے جلوس میں دس لاکھ سوگوار عقیدت مند شامل ہوئے جن میں مرکزی وزراء اپوزیشن اور حکمران پارٹی کے ممتاز رہنما غیر ملکی سفارتی نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیتیں بھی شامل تھیں ۔ صدر ایوب دونوں صوبائی گورنروں اور تینوں مسلح افواج کے سربراہوں کی طرف سے ان کے مزار پر پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں ۔ ان کے سوگ میں عام تعطیل رہی اور قومی پرچم سرنگوں رہا ۔

مادر ملت کی میت ان کی رہائش گاہ قصر فاطمہ کے بڑے ہال میں آخری دیدار کے لئے رکھی گئی تھی ۔ ہزاروں افراد نے پرنم آنکھوں سے ان کا دیدار کیا ۔ اور قرآن خوانی میں شریک ہوئے کل صبح آٹھ بج کر چالیس منٹ پر ان کا جنازہ باہر لایا گیا اور شیعہ طریقہ پر مولانا ابن حسن جارچوی نے نماز جنازہ پڑھائی پونے نو بجے جنازہ کا جلوس پولو گراؤنڈ روانہ ہو گیا جہاں کراچی کارپوریشن نے نماز جنازہ کے لئے شاندار انتظام کر رکھا تھا ۔ مادر ملت کی میت کھلی ویگن میں رکھی گئی جس کی حفاظت مسلم لیگ کے چار فوجی رضاکار کر رہے تھے ۔ ایک شخص نے سیاہ جھنڈا تھام رکھا تھا ۔ ایک دائرلیس وین جس پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بیٹھے تھے اور ایک پولیس پک اپ جنازے کے آگے چل رہی تھی ۔ جنازے کے پیچھے موٹر کاروں کی لمبی قطار تھی ۔ مرکزی حکومت کے نمائندہ وزیر خوراک و زراعت مسٹر شمس الضحیٰ صدر اور گورنروں کے ملٹری سیکرٹری اور بحریہ کے کمانڈر انچیف ایڈمرل ایس ایم احسن جلوس کی قیادت کر رہے تھے ۔ اور تقریباً دس ہزار افراد اتنے رہی ان کے پیچھے پیدل چل رہے تھے ۔ جوں جوں جلوس آگے بڑھتا گیا پیدل چلنے والوں میں اضافہ ہوتا گیا ۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ۔

روس کے بارہ جنگی جہاز پورٹ سعید پہنچ گئے

قاہرہ ۱۲ جولائی ۔ روس کے جنگی جہاز پورٹ سعید میں داخل ہو گئے ہیں اور روسی بحریہ کے کمانڈر ایڈمرل اگورنکولائی مولوشوف نے اعلان کیا ہے کہ ہم عرب جمہوریہ پر حملہ کو پسپا کرنے کو تیار ہیں ۔ روسی جنگی اور میزائل بردار جہاز کل عرب جمہوریہ کی بندرگاہوں میں داخل ہوئے ۔ ان کی آمد اچانک تھی ۔ اور ان کا انتہائی پرجوش خیر مقدم کیا گیا ۔ سویز کے علاقہ میں عرب جمہوریہ اور اسرائیل کے درمیان مسلسل جھڑپوں اور اسرائیل کی جانب سے اچانک حملہ کے خطرہ کے بعد روسی جنگی جہاز عرب جمہوریہ پہنچے ہیں کمانڈر ایڈمرل اگورنکولائی مولوشوف نے پورٹ سعید میں خیر مقدمی تقریب کے فوراً بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے جنگی جہازوں کی تعداد ۱۲ ہے اور ان میں سے کچھ پورٹ سعید اور کچھ سکندریہ میں متعین کر دیئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ عرب جمہوریہ آنے والے روسی بحری بیڑے میں آبدوز کشتیاں اور میزائل بردار جہاز بھی شامل ہیں ۔

اسرائیل نے جنرل اسمبلی کی قرارداد مسترد کر دی

نیویارک ۱۲ جولائی ۔ اسرائیل نے جنرل اسمبلی کی اس قرارداد پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے جس میں اسرائیل سے کہا گیا ہے کہ وہ بیت المقدس کے پورے شہر کو اسرائیل میں شامل کرنے کی تمام کارروائیاں ختم کر دے اسرائیلی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان کو ایک خط ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اسرائیل جنرل اسمبلی کی قرارداد پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔

اقوام متحدہ کے نام روس کا مراسلہ

نیویارک ۱۲ جولائی ۔ روس نے اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ شام ، اردن اور متحدہ عرب جمہوریہ کو اس نقصان کا معاوضہ ادا کرے جو اسرائیل کے جارحانہ حملہ کی وجہ سے انہیں ہوا ہے روس نے یہ مطالبہ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کے صدر کے نام ایک مراسلہ میں کیا ہے کونسل نے اس مطالبہ پر غور کرنا منظور کر لیا ہے

پاکستان کو شرکت کی دعوت ۔

نیویارک ۱۲ جولائی ۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر آغا شاہی نے بتایا ہے کہ پاکستان کو ان ممالک کے گروپ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے جو جنرل اسمبلی میں کسی قرارداد کے منظور نہ ہونے کی وجہ سے بحران کو دور کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے نیا گروپ اس قرارداد کا مسودہ تیار کرے گا ۔ جس پر افریقی ایشیائی اور لاطینی امریکی ممالک کا اتفاق رائے ہو سکے ۔

مشرقی نائیجیریا کی اہم شاہراہ پر قبضہ

لاگوس ۱۲ جولائی ۔ نائیجیریا کی وفاقی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی اور مشرقی نائیجیریا کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی جنگ جاری ہے وفاقی فوجوں نے مشرقی نائیجیریا کے دار الحکومت کو جانے والی شاہراہ پر قبضہ کر لیا ہے اور نسوکا کے یونیورسٹی ٹاؤن پر زبردست گولہ باری جاری ہے ۔ ادھر مشرقی نائیجیریا کی حکومت کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ وفاقی فوجوں کو مشرقی نائیجیریا کے علاقے سے نکال باہر کیا گیا ہے ۔ امریکہ نے مشرقی نائیجیریا اور وفاقی حکومت کی جنگ کو خانہ جنگی اور نائیجیریا کا داخلی معاملہ قرار دیتے ہوئے فریقین کو کسی قسم کی امداد نہ دینے کا اعلان کیا ہے ،

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴